السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ نغمے جو دف پر گائے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آج کل کے معروف نغموں کا نام بدل دیا گیا ہے اور لوگ انہیں اسلامی نغمے یا اسلامی ترانے کہنے لگے ہیں۔ اسلام میں دینی یا اسلامی نغموں کا کوئی تصور نہیں ہے، البتہ اسلامی اشعار کا بیان ضرور ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان بھی ہے کہ: (إِن من الشعر لحکمة) ''بعض شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاري، کتاب الادب، باب مایجوز من الشعر والرجز، حدیث: 5793 وسنن ابی داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی الشعر، حدیث: 5010 وسنن الترمذي، کتاب الادب، باب ان من الشعر حکمة، حدیث: 2844 وسنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب الشعر، حدیث: 3755۔)

اور اگر ہم ان اشعار کو نغمے ترانے یا اسلامی نغمے اور ترانے کہنے لگیں تو سلف صالح میں یہ چیز نہیں ہے البتہ کچھ اشعار ضرور ہیں جو بڑے لطیف معانی کے حامل ہوں تو ان کا پڑھنا گانا جائز ہے، خواہ انفرادی طور پر پڑھے جائیں یا اجتماعی طور پر جیسے کہ شادیوں میں ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آتا ہے کہ وہ انصاریوں کی ایک شادی سے واپس آئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

ہل غنیتم لہم، فإن الانصار یحبون الغناء

"کیا تم نے ان کے لیے کچھ گایا بھی تھا؟ انصاریوں کو تو گانا بہت پسند آتا ہے۔"

انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم کیا کہتے؟ فرمایا: مثلا یوں:

أتیناکم أتیناکم فحیونا نحییکم

ولولا الحبة السمراء لم تسمن عذاریکم

''ہم تمہارے ہاں آئے ہیں، تمہارے ہاں آئے ہیں، تم ہمارا اکرام کرو، ہم تمہارا اکرام کریں۔ اگر یہ سمراء گندم کے دانے نہ ہوتے تو تمہاری دوشیزائیں فربہ اندام نہ ہوتیں۔''

تو یہ شعر ہے، مگر اسے دینی شعر نہیں کہہ سکتے بلکہ ایسے شعر ہیں جن میں ایک مباح کلام ہے، جس سے راحت نفس مطلوب ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 792

محدث فتویٰ